

## زکاۃ الفطر کے احکام و مسائل

(قال تعالیٰ قد افلاح من تزکیٰ و ذکر اسم ریہ فصلی) (سورۃ الاعلیٰ 14، 15)

ترجمہ:- ارشاد باری تعالیٰ ہے بے شک اس نے فلاج پائی جس نے پاکیزگی اختیار کی اور اپنے رب کا نام لیا پھر نماز ادا کی (سورۃ الاعلیٰ 14، 15)  
بعض سلف صالحین نے اس آیت سے مراد زکاۃ الفطر لیا ہے۔ (ابن کثیر)

(عن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہما) قال فرض رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) زکاۃ الفطر، صاعاً من تمرا و صاعاً من شعير على العبد والحر والذکر والانثى والصغرى والكبير من المسلمين، وامر بها ان تؤدى قبل خروج الناس الى صلاة) (متفق عليه)  
ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا:- رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرض کر دیا زکاۃ الفطر کو، ایک صاع (خاص برتن جس میں اتنا ج کو ما پا جاتا ہے) کھجور میں سے سے یا ایک صاع جو میں سے، غلام اور آزاد پر، مرد و عورت پر اور چھوٹے اور بڑے پر مسلمانوں میں سے، اور اس کا حکم دیا کہ زکاۃ الفطر (عید) نماز سے پہلے نکالی جائے۔ (بخاری و مسلم)

(عن عبد اللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) قال فرض رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) (زکاۃ الفطر، طہرہ للصائم من اللغزو والرفث وطعمہ للمساكین، فمن اداها قبل الصلاة فھی زکاۃ مقبولة ومن اداها بعد الصلاة فھی صدقة من الصدقات) (ابوداؤد وابن ماجہ وحسنہ الالباني)

ترجمہ:- حضرت عبد اللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرض کر دیا، زکاۃ الفطر کو، روزے دار کے لئے پاکیزگی لغو یہودگی اور بد عملی سے اور مسکینوں کے لیے کھانا، پس جس نے (عید) نماز سے پہلے دے دی تو اسکی زکاۃ مقبولہ ہو گی اور جس نے (عید) نماز کے بعد دی تو وہ صدقوں میں سے ایک صدقہ ہے)۔ (ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا اور علامہ الابانی نے حسن کہا)

ان احادیث شریفہ سے علماء نے درج ذیل مسائل اخذ کئے ہیں۔

- 1 زکاۃ الفطر کا کیا مطلب ہے؟

یہ دلنوٹوں پر مشتمل ہے زکاۃ یعنی پاکیزگی اور فطر یعنی روزوں سے پہلی والی حالت، جس میں کھانا پینا وغیرہ چیزیں حلال ہو جاتی ہیں۔ تو زکاۃ الفطر کا مطلب ہوا، وہ زکاۃ جوروزوں کے بعد فطر کی حالت میں نکالی جائے خاص لوگوں کے لیے خاص وقت میں خاص چیزوں سے عبادت کی نیت سے۔ (بعض لوگ زکوۃ الفطر کو فطرانہ کے نام سے جانتے ہیں)

- 2 زکاۃ الفطر کا کیا حکم ہے؟

زکاۃ الفطر فرض ہے، (دونوں حدیثوں کو ملاحظہ فرمائیں)۔

- 3 زکاۃ الفطر کس پر فرض ہے؟

ہر مسلمان پر فرض ہے جس کے پاس ایک دن کی حاجت سے زیادہ، ایک صاع کے برابر مال بچا ہو۔ (حضرت عبد اللہ بن عمر (رضی اللہ عنہ) کی حدیث ملاحظہ فرمائیں)۔

- 4 کیا مال کے پیٹ کے اندر بچے کی زکاۃ فرض ہے؟

فرض نہیں ہے بلکہ مستحب ہے حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) کی سنت ہے۔

- 5 زکاۃ الفطر کوں نکالے گا؟

گھر کا سربراہ نکالے گا، اپنی طرف سے اور ہر اس شخص کی طرف سے جس کا نفقة اور خرچ اس پر فرض ہے اور جو اس کے ماتحت ہوں۔

-6

کیا زکوٰۃ الفطر مسافر پر فرض ہے؟

جی ہاں فرض ہے کیونکہ زکوٰۃ الفطر ہر مسلمان پر فرض ہے۔ (دونوں حدیثوں کو ملاحظہ فرمائیں)۔

-7

زکاۃ الفطر کے متعلق کون ہیں؟ (یعنی زکاۃ الفطر کس کو دینی چاہیے؟)

صرف مسکینوں کو دینی چاہیے۔ (حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہ) کی حدیث ملاحظہ کریں)۔

-8

زکاۃ الفطر کی جبکشی کیا ہے؟ (یعنی وہ کون سی چیزیں ہیں جو زکاۃ الفطر میں دینا جائز ہیں؟)

صرف انماج مثلاً گندم، چاول، جو وغیرہ یا انماج جیسی چیزیں ہیں مثلاً بھروسہ وغیرہ۔ (حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) کی حدیث ملاحظہ فرمائیں)۔

-9

کیا زکاۃ الفطر میں پیسہ یا مال نکالنا جائز ہے؟

جاائز نہیں۔ (حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہ) کی حدیث ملاحظہ فرمائیں)۔

اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، زکاۃ الفطر کی قیمت دینا جائز نہیں ہے، ان سے کسی شخص نے کہا، کچھ لوگ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز (رحمۃ اللہ علیہ) قیمت (یعنی اسکے برابر مال) لیتے تھے، امام احمد نے فرمایا: نبی کریم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کے فرمان کو چھوڑ کر کسی اور کے قول کو لیتے ہیں۔ اور حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے فرض کر دیا زکاۃ الفطر کو صاعاً (یعنی ایک صاع) اور پوری حدیث بیان کر دی۔ جس میں صاع کا ذکر ہے اور مال کا ذکر نہیں۔

-10

کیا زکوٰۃ الفطر مساجد یادارس کی تعمیر کے لیے دینا جائز ہے؟

جاائز نہیں ہے کیونکہ حدیث میں صرف مسکینوں کا ذکر ہے ہاں اگر ان مساجد یادارس میں اساتذہ یا طلباء مسکین ہیں اور زکوٰۃ کے متعلق ہیں تو ان کو دینا جائز ہے۔

-11

زکاۃ الفطر کی مقدار کیا ہے؟ (یعنی کتنا نکالنی چاہیے؟)

ایک صاع، تقریباً تین گلوکے برابر ہے، (حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) کی حدیث ملاحظہ فرمائیں)

-12

زکاۃ الفطر نکلنے کا کیا وقت ہے؟ (یعنی کب نکالنی چاہیے؟)

زکاۃ الفطر کا فرض وقت ہے عید کی رات سے عید کی نماز سے پہلے تک اور مستحب وقت ہے، عید کے دن فجر کی نماز کے بعد اور عید نماز سے پہلے اور جائز وقت ہے عید سے دون ایک دن پہلے، اس پر بعض صحابہ کرام (رضوان اللہ) کا عمل تھا۔

-13

زکوٰۃ الفطر کی جگہ کوئی ہے؟ (یعنی کہاں نکالنی چاہیے؟)

جبکہ وہ شخص رہتا ہو جو زکوٰۃ الفطر نکال رہا ہے اسی شہر میں نکالنی چاہیے اور اگر دوسرے شہر میں یا دوسرے ملک میں اس کے مسکین رشتے دار رہتے ہوں تو ان کی طرف بھیجا بھی جائز ہے۔ بشرط یہ کہ وہاں کسی معتبر شخص کو دوکیل بنائے اور عید نماز سے پہلے زکوٰۃ الفطر کو مستحقین تک پہنچا دے۔

-14

زکوٰۃ الفطر کی حکمت کیا ہے؟ (یعنی اس کو نکلنے میں کیا فائدہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے کیوں مشرع کیا ہے؟)

روزے داروں کے لیے پاکیزگی ان غلطیوں سے جو روزے کے دوران ان سے ہوئیں اور مسکینوں کے لیے کھانا جس کے ذریعے سے وہ لمبے عرصے تک فائدہ حاصل کر سکیں۔ (حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہ) کی حدیث ملاحظہ فرمائیں)۔

-15

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے ہماری نماز، روزہ، قیام، زکوٰۃ، صدقات و خیرات عمرہ اور حج اور دیگر عبادات قبول

فرمائے اور ہماری گردنیں جہنم سے آزاد فرمائے (آمين)

صلی اللہ علی مبارکبنا محمد وعلیٰ الہ واصحابہ جمعیں۔